کرسکتا ہے۔ سوم جن یہودیوں نے غزوۂ احزاب میں مشرکین کی مدد کی تھی اللہ نے ان پر بھی مسلمانوں کو غلبہ عطا کیا اور جب مسلمانوں نے ان کے مضبوط قلعوں کا محاصرہ کرلیا تو وہ مجبور ہو کر اپنے قلعوں سے نیچے اتر آئے من اھل الکتاب۔ الذین کا بیان ہے اور من صیاصیھم انزل سے متعلق ہے۔ صیاصی۔ صیصۃ کی جمع ہے۔ یعنی قلعہ۔ چہارم وقذف الخ یہودیوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ اترنے پر مجبور ہوگئے۔ اور اللہ نے ایمان والوں کو ان پر ایسا تسلط عطا کیا کہ انہوں نے ان (یہود) کے مردوں کو قتل کردیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا۔ پنجم اللہ نے ان کی زمینوں۔ ان کے مکانوں اور ان کے اموال کا مسلمانوں کو مالک بنا دیا۔

الجزء الثانی والعشرون ۲۲

وَمَنۡ يَّقۡنُتۡ مِنۡكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتَعۡمَلۡ
اور جو کوئی تم میں اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور عمل کرے
صَالِحًا نُّؤۡتِهَاۤ اَجۡرَهَا مَرَّتَيۡنِۙ وَاَعۡتَدۡنَا لَهَا رِزۡقًا
اچھے دیویں ہم اس کا ثواب دوبار اور رکھی ہے ہم نے اس کے واسطے روزی
كَرِيۡمًا ۝۳۱ يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ لَسۡتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ
عزت کی ف اے نبی کی عورتو ۳۵ تم نہیں ہو جیسے ہر کوئی عورتیں
اِنِ اتَّقَيۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَيَطۡمَعَ الَّذِىۡ
اگر تم ڈر رکھو سو تم دب کر بات نہ کرو پھر لالچ کرے کوئی
فِىۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝۳۲ وَقَرۡنَ
جس کے دل میں روگ ہے اور کہو بات معقول ف۲ اور قرار پکڑو
فِىۡ بُيُوۡتِكُنَّ وَلَا تَبَـرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰى
اپنے گھروں میں ۳۶ اور دکھلاتی نہ پھرو جیسا کہ دکھانا دستور تھا پہلے جہالت کے وقت میں ف۳
وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيۡنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَ
اور قائم رکھو نماز اور دیتی رہو زکوٰۃ اور اطاعت میں رہو اللہ کی اور
رَسُوۡلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ
اس کے رسول کی اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں
اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا ۝۳۳ وَاذۡكُرۡنَ مَا
اے نبی کے گھر والو اور ستھرا کردے تم کو ایک ستھرائی سے ف۴ اور یاد کرو جو
يُتۡلٰى فِىۡ بُيُوۡتِكُنَّ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالۡحِكۡمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی باتیں اور عقلمندی کی مقرر اللہ ہے
كَانَ لَطِيۡفًا خَبِيۡرًا ۝۳۴ اِنَّ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمٰتِ وَ
بھید جاننے والا خبردار تحقیق مسلمان مرد ۳۷ اور مسلمان عورتیں اور

ع

۱۔ خطاب دوم بازواج مطہرات ۱۲
۲۔ تتمہ ثالث
۳۔ بجانب مؤمنین ۱۲

اور ایک ایسا علاقہ بھی ان کو دیدیا جس پر ابھی تک انھوں نے پاؤں نہیں رکھے اس سے بعض نے ارض خیبر بعض نے ارض حنین اور بعض نے ارض مکہ مراد لی ہے واللہ اعلم غزوۂ احزاب کے بعد حضور نے مسلمانوں کو حکم دیا اور یہود بنی قریظہ کے قلعوں کا محاصرہ کرلیا جنہوں نے مشرکین کی مدد کی تھی ۲۰، ۲۵ دن محاصرہ جاری رہا۔ اسی اثنا میں یہودی مجبور ہوگئے اور ان کے دلوں میں اللہ نے مسلمانوں کی ہیبت ڈال دی اور انھوں نے خود ہی قلعوں سے باہر آنیکی پیشکش کردی اور حضرت سعد بن معاذ کا فیصلہ قبول کر لیا حضرت سعد قبیلہ اوس میں سے تھے جو بنی قریظہ کا حلیف تھا۔ حضرت سعد بن معاذ نے فیصلہ دیا کہ ان کے مردوں کو قتل کردیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے اور ان کے اموال و املاک کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے چنانچہ حضور علیہ السلام نے حضرت سعد بن معاذ کے فیصلہ پر عمل فرمایا (روح وغیرہ) یہاں تک غزوۂ خندق کی تفصیلات مذکور ہوئیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غزوہ میں بظاہر اسباب فتح مفقود تھے اور یہ ایک نہایت ہی کٹھن معرکہ تھا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے تم کو فتح عطا فرمائی۔ اس لئے اے ایمان والو! ان رسوم جاہلیت کو ختم کرنے کے سلسلے میں اگر منافقین و مشرکین پیغمبر علیہ السلام کی مخالفت کریں تو تم پیغمبر علیہ السلام کا ساتھ دینا اور دشمن کی طاقت کو خاطر میں نہ لانا اللہ تمہاری مدد کرے گا ۳۳ یا یھا النبی الخ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسرا خطاب ہے اس میں حضور علیہ السلام کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ اپنی بیویوں سے کہدیں کہ اگر دنیا کی عیش اور شان و شوکت چاہتی ہو تو یہ چیز تمہیں میرے گھر میں نہیں مل سکتی آؤ میں تمہیں طلاق دے کر اور جوڑا دے کر رخصت کر دیتا ہوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو اور آخرت کی عیش کو پسند کرتی ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بہت بڑا اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں پہلے مومنوں سے فرمایا کہ وہ رسم جاہلیت کو توڑنے میں پیغمبر علیہ السلام کا ساتھ دیں اور کفار و منافقین کی مخالفت کا مقابلہ کریں اور ہرگز نہ ڈریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے۔ اب ازواج مطہرات کو تلقین فرمائی کہ تم بھی کفار و منافقین کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر اس بارے میں پیغمبر علیہ السلام کے خلاف لب کشائی نہ کرنا اور پیغمبر علیہ السلام نے جو کچھ کیا ہے، یعنی اپنے متبنی کی مطلقہ سے نکاح کرلیا ہے اس میں آپ کی تائید کرنا اور اس کو دل و جان سے تسلیم کرنا۔ کیونکہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ آپنے جو کچھ کیا ہے اللہ کے حکم سے کیا ہے،

موضح قرآن ف۱ یہ بڑے درجے کو لازم ہے نیکی کا ثواب دونا اور برائی کا عذاب دونا، پیغمبر کو بھی فرمایا لاذقناک ضعف الحیوٰۃ ف۲ یہ ایک ادب سکھایا کہ کسی مرد سے بات کہو تو اس طرح کہو کہ جیسے ماں کہے بیٹوں کو ف۳ یعنی کفر کے وقت بے پردہ پھیں عورتیں ف۴ یہ خطاب ہے ازواج کو اور داخل ہیں حضرت کے سب گھر والے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی حضور علیہ السلام نے عائشہ رضؓ کو سنائی اور فرمایا۔ اس بارے میں جلدی نہ کرو۔ اپنے والدین سے مشورہ کرلو۔ حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! کیا آپ کے بارے میں میں والدین سے مشورہ کروں؟ میں اللہ اور اللہ کے رسول کو دنیا کی عیش و زینت پر ترجیح دیتی ہوں" باقی ازواجِ مطہرات نے بھی یہی جواب دیا۔ ۳۴ھ ینساء النبی الخ یہ ازواجِ مطہرات سے پہلا خطاب ہے۔ فاحشۃ مبینۃ سے نشوز، خاوند کی نافرمانی اور آپ کو تنگ کرنا مراد ہے۔ ینبغی ان تحمل الفاحشۃ علی حقوق الزوج وفساد عشرتہ (بحرج ۷ ص۲۲۵) اے ازواج نبی اگر تم میں سے کوئی پیغمبر علیہ السلام کی نافرمانی کریگی۔ یا اپنی زبان سے آپ کو ایذا دے گی مثلاً تم میں سے کوئی حضور علیہ السلام کے اپنے متبنیٰ کی مطلقہ سے نکاح کرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ کہہ دے کہ پیغمبر زور والا اور اپنی مرضی والا ہے اسے کون روک سکتا ہے تو ایسا کلام فاحشہ مبینہ ہوگا اور اللہ تمہیں اس کی دگنی سزا دے گا۔ ومن یقنت الخ لیکن تم میں سے جس نے اللہ و رسول کی اطاعت اور تسلیم و رضا کو اپنا شعار بنا لیا ہے اسے ہم ثواب بھی دوگنا دیں گے۔ اور آخرت میں اس کے لئے باعزت روزی تیار ہے ۳۵ھ ینساء النبی الخ یہ ازواجِ مطہرات سے دوسرا خطاب ہے۔ اس میں ان کو ایسی ہدایات دی گئی ہیں جن پر عمل کرنے سے ان کا بلند مقام قائم رہے اور ان کی عزت و آبرو ہر شک و شبہ سے بالا رہے۔ اے ازواجِ نبی اگر تم تقوے اختیار کرو تو دنیا کی کوئی عورت تمہارے برابر نہیں ہو سکتی فلا تخضعن بالقول اس لئے تم پیغمبر علیہ السلام کے مذکورہ بالا معاملے میں ہرگز نرم رویہ اختیار نہ کرنا۔ اور فاحشہ مبینہ سے احتراز کرنا۔ اس بارے میں ہرگز نہ کہنا کہ پیغمبر اپنی مرضی والا ہے اسے اپنے متبنیٰ کی مطلقہ کے ساتھ نکاح کرنے سے کون روک سکتا ہے اگر تمہاری ایسی نرم پالیسی کا منافقین کو پتہ چل گیا تو وہ خوش ہوں گے کہ چلو ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ پیغمبر کے گھر میں کچھ تو مخالفت رونما ہوگئی ہے وقلن الخ اس نرم گفتگو کے بجائے بالکل صاف اور سیدھے لفظوں میں کہو۔ پیغمبر علیہ السلام نے جو کچھ کیا ہے اللہ کے حکم سے کیا ہے اور بالکل درست اور صحیح کیا ہے اور اس میں اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں۔ ۳۶ھ وقرن الخ اپنے گھروں میں رہو اور جاہلیت کی بناؤ

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ

ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور بندگی کرنیوالے مرد اور بندگی کرنیوالی عورتیں اور

الصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ

سچے مرد اور سچی عورتیں اور محنت جھیلنے والے مرد اور محنت جھیلنے والی عورتیں

وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ

اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتیں اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ

اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور حفاظت کرنیوالے مرد اپنی شہوت کی جگہ کو اور

الْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ

حفاظت کرنیوالی عورتیں اور یاد کرنیوالے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنیوالی عورتیں رکھی ہے

اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ

اللہ نے انکے واسطے معافی اور ثواب بڑا ف اور کام نہیں کسی ایماندار مرد کا

وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ

اور نہ ایماندار عورت کا جب کہ مقرر کردے اللہ ۳۸ھ اور اسکا رسول کوئی کام کہ ان کو

لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ

سو وہ راہ بھولا صریح چوک کر ف۲ اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ

اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا ۳۹ھ رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو کو اور

اتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى

ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جس کو اللہ کھولا چاہتا ہے اور تو ڈرتا تھا

موضح قرآن ف حضرت کی ایک بی بی نے کہا تھا کہ قرآن میں سب ذکر مردوں کا ہے عورتوں کا کہیں نہیں اس پر یہ آیت اتری نیک عورتوں کی خاطر کو نہیں تو جو حکم مردوں پر کیا سو عورتوں پر بھی آیا ہر بات جدا کہنے کی حاجت نہیں ف۲ حضرت زینبؓ رسول پاک کی پھوپھی کی بیٹی اور قوم میں اشراف، حضرت نے چاہا کہ ان کا نکاح کر دیں زید بن حارثہ سے، یہ زید اصل عرب تھے، ظالم پکڑ لے گیا لڑکا پن میں شہر مکہ میں حضرت نے مول لیا دس برس کی عمر میں ان کے باپ بھائی خبر پاکر آئے مانگنے کو حضرت دینے پر راضی ہوئے یہ گھر جانے پر راضی نہ ہوئے حضرت کی محبت سے پھر حضرت نے ان کو بیٹا کر لیا۔ اسلام سے پہلے اس وقت کے رواج کے موافق حضرت زینب اور ان کے بھائی راضی نہ ہوئے اس بات پر یہ آیت اتری پھر راضی ہوئے اور نکاح کر دیا۔

فتح الرحمن ف۱ درین آیت تعریض است بآن قصہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نخست زینب را برائے زید خطبہ فرمود و آن را زینب و برادرش مکروہ داشتند داین معنی مناسب حال ایشان نبود ۱۲

اور تصنع سے پرہیز کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دیا کرو۔ اور ہر معاملے میں اللہ و رسول کی اطاعت کیا کرو۔ انما یرید اللہ الخ الرجس عام ہے اور اس سے ہر قسم کی اخلاقی نجاست اور گناہوں کی گندگی مراد ہو۔ الرجس یقع علی الاثم وعلی العذاب وعلی النجاسۃ وعلی النقائص والمراد بہ ھھنا ما یعم کل ذلک (روح ج ۲۲ ص۱۳) اے ازواج نبی! اللہ نے یہ احکام تمہیں اس لئے دئے ہیں تاکہ ان کے ذریعے تم ہر قسم کی اخلاقی کمزوریوں سے محفوظ رہو اور اللہ و رسول کی نافرمانی کے جرم اور گناہ سے پاک صاف رہو۔ واذکرن الخ قرآن کی آیتوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنے گھروں میں بار بار پڑھا کرو۔ اور ان کو دہرایا کرو۔ تاکہ اللہ و رسول کے احکام ہر وقت تمہارے ذہنوں میں تازہ رہیں۔ اور ان کے اتباع میں آسانی ہو۔ یہاں لفظ اھل البیت سے روافض "پنج تن" مراد لیتے ہیں۔ جو قرآن کے سیاق و سباق کے سراسر خلاف اور لغت و عربیت کی رُو سے قطعاً غلط ہے۔ جس آیت میں یہ لفظ وارد ہے اس سے پہلے پانچ آیتوں میں ازواجِ مطہرات سے خطاب چلا آرہا ہے۔ اور اس سے بعد والی آیت میں بھی ازواج ہی سے خطاب ہے۔ ان تمام آیتوں میں جمع مونث مخاطب کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔ اور خود اس آیت میں اس لفظ سے پہلے چھ صیغے جمع حاضر کے موجود ہیں جن سے ازواجِ مطہرات مخاطب ہیں۔ اس لئے لامحالہ یہاں "اہل بیت" سے حضور علیہ السلام کی ازواجِ مطہرات ہی مراد ہیں۔ اگر اس سے پنج تن مراد لئے جائیں تو نظمِ قرآن مختل ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں حضرت ابنِ عباس رضؓ، عکرمہ رضؓ اور عروہ رضؓ سے مروی ہے کہ یہاں اہل بیت سے ازواجِ نبی علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ عن ابن عباس رضؓ نزلت (انما یرید۔ الاٰیۃ) فی نساء النبی صلے اللہ علیہ وسلم

النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ

لوگوں سے اور اللہ سے زیادہ چاہیئے ڈرنا تجھ کو پھر جب زید تمام کر چکا

مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

اس عورت سے اپنی غرض، ہم نے اسکو تیرے نکاح میں دیدیا تا نہ رہے مسلمانوں پر کچھ

حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ

گناہ نکاح کر لینا جوروئیں اپنے لے پالکوں کی جب وہ تمام کر لیں ان سے اپنی غرض

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ

اور ہے اللہ کا حکم بجا لانا ف۱ ف۲ نبی پر کچھ

حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ

مضائقہ نہیں اس بات میں جو مقرر کر دی اللہ نے اسکے واسطے جیسے دستور رہا ہے اللہ کا ان لوگوں میں

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۳۸

جو گذر چکے پہلے اور ہے حکم اللہ کا مقرر ٹھہر چکا

الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا

وہ لوگ جو پہنچاتے ہیں پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہیں اس سے اور نہیں

یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۳۹ مَا كَانَ

ڈرتے کسی سے سوائے اللہ کے اور بس ہے اللہ کفایت کرنیوالا ف۳

مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ

محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور

خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۴۰ یٰۤاَیُّهَا

مہر سب نبیوں پر ف۴ اور ہے اللہ سب چیزوں کو جاننے والا ف۵ اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۴۱ وَّسَبِّحُوْهُ

ایمان والو ف۶ یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد اور پاکی بولتے رہو

ع ۵ ۲

از خطاب چہارم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۰ خطاب چہارم بجز پنجتن خطاب پنجم بجز پنجتن ۱۲۰

موضح قرآن ف۱ حضرت زینب زید کے نکاح میں آئیں تو وہ ان کی آنکھوں میں حقیر لگتا۔ مزاج کی موافقت نہ ہوئی جب لڑائی ہوتی تو زید حضرت سے آکر شکایت کرتے اور کہتے میں اسے چھوڑتا ہوں حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اس نے تجھ کو قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت ہے جب بار بار تصفیہ ہوا حضرت کے دل میں آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑے گا تو زینب کی دلجوئی بغیر اس کے نہیں کہ میں نکاح کروں لیکن منافقوں کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ کہیں گے کہ اپنے بیٹے کی جورو گھر میں رکھی حالانکہ لے پالک کو حکم بیٹے کا نہیں کسی بات میں اللہ تعالےٰ نے حضرت زینب کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرت کے نکاح میں دے دیا اللہ کے فرمانے سے ہی نکاح بندھ گیا۔ ظاہر میں نکاح کی حاجت نہ ہوئی۔ جیسے اب کوئی مالک اپنی لونڈی غلام کا نکاح باندھ دے۔ غرض تمام کر لی یعنی چھوڑ دی ۱۲ منہ ف۲ یعنی پیغمبر کو ایک کام کرنا جو شرع میں روا ہو گیا مضائقہ رہتا ہے ہمیشہ پیغمبروں کو اس کے سوا کسی کا ڈر نہیں رہا یا یہ کہ بعضے حکم ہمیشہ پیغمبروں کو خاص رہے ہیں۔ جیسے عورتوں کی گنتی حضرت داؤد علیہ السلام کو سو عورتیں تھیں اور کوئی اپنی حد سے زیادہ کرے تو گناہ ہے اور جن کو روا ہوا ان کو خاص بعضے حکم اس سے ہیں کہ خدا کے خلاف حکم نہیں کرتے ۱۲ منہ ف۳ حضرت کی اولاد یا لڑکے گذر گئے یا بیٹیاں رہیں کوئی مرد ہوا نہیں یعنی کسی کو اس کا بیٹا نہ جانو مگر رسول اللہ کا ہے اس حساب سے سب اس کے بیٹے ہیں اور پیغمبروں پر مہر ہے اس کے بعد کوئی پیغمبر نہیں یہ بڑائی اس کو سب پر ہے ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ف۱ دریں آیت تعریض است بآنقصہ کہ در خاطر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میگذشت کہ اگر درمیانِ زید و زینب مفارقت واقع شود آنرا در سلکِ ازواج طاہرات داخل فرمایند لیکن برائے رعایت مراسم نیکوخواہی حسن معاشرت دلالت میفرمود ۱۲ ف۲ یعنی بعد از وی ہیچ پیغمبر نباشد ۱۲

خاصۃ ... قال عکرمۃ من شاء باھلتہ انھا نزلت فی شان نساء النبی صلے اللہ علیہ وسلم ... عن عروۃ یعنی ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم (روح ج ۲۲ ص۱۳
ابن کثیر ج ۳ ص۴۸۳) قال عطاء وعکرمۃ وابن عباس ھم زوجۃ خاصۃ (قرطبی ج ۱۴ ص۱۸۳) بعض لوگوں کو عنکم اور یطھرکم کی ضمیر مذکر سے دھوکا ہوا ہے حالانکہ
یہ محاورات لغت سے ناواقفی کی دلیل ہے لفظ اھل چونکہ مذکر ہے اس لئے باعتبار لفظ اس کے لئے ضمیر جمع مذکر ہی کی استعمال کی جاتی ہے اگرچہ اس سے مراد صرف ایک بیوی ہو
یحتمل ان یکون خرج علی لفظ الاھل کما یقول الرجل لصاحبہ کیف اھلک ای امرأتک ونساءک فیقول ھم بخیر (قرطبی ج ۱۴ ص۱۸۳) قرآن مجید میں حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی بیوی کو اہل بیت کہہ کر جمع مذکر حاضر کے صیغوں سے مخاطب کیا ہے اتعجبین من امر اللہ، رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت (سورۃ ہود ع ۷) اسی
طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو خطاب فرمایا۔ قال لاھلہ امکثوا انی اٰنست نارا لعلی اٰتیکم منھا بخبر او جذوۃ من النار لعلکم تصطلون (القصص ع۴)
اس لئے اس آیت میں بھی اہل بیت سے مراد حضور علیہ السلام کی ازواج ہی مراد ہیں اور یہ آیتیں ان ہی کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ۳۷ ان المسلمین الخ یہ مومنین کے لئے تیسرا حکم ہے اس
میں ایمان والوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اپنے اندر یہ اوصاف پیدا کریں تو ان کے لئے بخشش اور ثواب عظیم ہے مومن مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ تسلیم و رضا، اطاعت و اخلاص
اور صدق وصفا کو اپنا شعار بنائیں۔ ایمان و اطاعت پر قائم رہیں۔ اللہ کے آگے عاجزی کریں، زکوٰۃ۔ صدقات دیا کریں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کریں، بدکاری سے بچیں اور ہر وقت
اللہ کو یاد رکھیں ۳۸ وما کان الخ یہ ترک اطاعت پر تخویف وتہدید ہے مومن مرد اور عورت کو یہ اختیار نہیں کہ جب اللہ اور اس کے رسول کوئی فیصلہ کردیں تو وہ اسے ماننے میں پس وپیش
کریں متبنیٰ کی مطلقہ سے نکاح کا جواز اللہ ورسول کا فیصلہ ہے اس لئے کوئی مومن مرد وعورت دل وجان سے اسے تسلیم کرنے میں توقف نہ کرے جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے وہ
صریح گمراہ ہے ۳۹ واذ تقول الخ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تیسرا خطاب ہے اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ فرمائی۔ آپ نے اپنی حقیقی پھوپھی کی بیٹی حضرت زینب
بنت جحش کا نکاح اپنے متبنیٰ حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ کر دیا لیکن خاوند بیوی کے درمیان موافقت نہ ہوسکی اس لئے زیدؓ نے طلاق دینے کا فیصلہ کرلیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوکر اس کا اظہار کیا۔ آپ نے زیدؓ کو عتاب فرمایا اور سختی سے حکم دیا کہ خدا سے ڈرو اور اپنی بیوی کو طلاق مت دے۔ اصل میں حضور علیہ السلام نے زیدؓ کو طلاق دینے سے اس لئے منع فرمایا
کہ اگر زید طلاق دیدے تو زینب کے دل آزردہ کا مداوا صرف اسی میں ہے کہ آپ خود ان سے نکاح کرلیں لیکن یہ بھی نہیں چاہتے تھے کیونکہ اس میں منافقین کے اعتراض اور پروپیگنڈے کا
ڈر تھا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اس رسم جاہلیت کو خود آپ کے اپنے عمل سے ختم کرے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنبیہ فرمائی کہ آپ لوگوں کے اعتراض سے ڈرتے ہیں حالانکہ آپ
کو اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا چاہیئے۔ الذی انعم اللہ الخ زید بن حارثہ مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اس پر انعام تھا۔ ایمان کی توفیق بمعیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور غلامی سے آزادی
حضور علیہ السلام کا اس پر انعام یہ تھا کہ آپ نے اسے آزاد کیا، بچوں کی طرح اس کی پرورش کی اور اپنی ایک قریبی عورت سے اس کا نکاح کیا وتخفی فی نفسک الخ اس کے تحت بعض
متساہل اور غیر محقق مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے دل میں حضرت زینب کی محبت تھی لیکن بظاہر آپ زید سے کہتے اسے مت طلاق دو۔ لیکن یہ سراسر غلط
اور باطل ہے اور حضور علیہ السلام کی شان کے منافی ہے اس لئے یہاں آپ جو کچھ دل میں چھپا رہے تھے اس سے مراد وہی ہے جسے اللہ نے ساتھ ہی وتخشی الناس سے ظاہر فرما دیا
یعنی آپ دل میں منافقین کے اعتراض اور پروپیگنڈے سے ڈر رہے ہیں۔ الظاھر ان اللہ تعالی لما اراد نسخ تحریم زوجۃ المتبنی اوحی الیہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ان یتزوج زینب اذا طلقھا زید فلم یبادر لہ صلے اللہ علیہ وسلم مخافۃ طعن الاعداء فعوتب علیہ وھو توجیہ
وجیہ قالہ الخفاجی (روح ج ۲۲ ص۲۵)
۴۰ فلما قضیٰ زید الخ وطر سے مراد طلاق ہے ای طلقھا کما روی عن قتادۃ وھو کنایۃ عن ذلک (روح) حضرت زینب کا مدخولہ ہونا ثابت
نہیں قالت (زینب) ماکنت امتنع منہ غیر ان اللہ منعنی منہ وقیل انہ مذ تزوجھا لم یتمکن من الاستمتاع بھا۔
(بحر ج ۷ ص۲۳۵) جب زید نے زینب کو طلاق دے دی تو ہم نے آپ کے ساتھ اس کا نکاح کردیا اور اس رسم جاہلیت کو توڑ دیا تاکہ متبناؤں کی مطلقہ عورتوں کے
ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج اور تنگی باقی نہ رہے وکان امر اللہ مفعولا اللہ کا حکم اور فیصلہ ہر حال میں نافذ ہوکر رہتا ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اللہ کا
ارادہ تھا کہ اس رسم جاہلیت کو خود حضور علیہ السلام کے عمل سے ختم کرے۔ اگرچہ آپ کا ارادہ اس سے بچنے کا تھا لیکن اللہ کا ارادہ ہوکر رہا۔
۴۱ ماکان علی الخ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چوتھا خطاب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے پیغمبر علیہ السلام کے لئے جو حکم صادر ومقدر فرما دیا ہے اس پر عمل
کرنے میں اس کے دل میں کسی قسم کی تنگی نہ ہونی چاہیئے اور نہ اس سے پیغمبر علیہ السلام پر کوئی الزام ہی آسکتا ہے۔ گذشتہ انبیاء علیہم السلام میں بھی اللہ کی سنت
جاریہ یہی تھی کہ جائز کاموں کے کرنے میں ان پر کوئی الزام واعتراض کی گنجائش نہ تھی۔ ای من قبلک من الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام حیث لم یحرج
جل شانہ علیھم الاقدام علےٰ ما احل لھم ووسع علیھم فی باب النکاح وغیرہ (روح جلد ۲۲ ص۲۷) اب اللہ تعالےٰ جل شانہ نے چونکہ
متبنیٰ کی مطلقہ سے نکاح کو جائز کردیا ہے اس لئے زید کی مطلقہ سے نکاح کرلینے میں آپ پر کوئی الزام نہیں۔ الذین یبلغون الخ یہ الذین خلوا الخ کی صفت ہے
وہ انبیاء سابقین علیہم السلام جو اللہ تعالےٰ کے پیغام لوگوں تک پہنچاتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے اور نہ کسی کی ملامت کی پرواہ کرتے تھے۔ وکفی باللہ حسیبا
اللہ تعالےٰ مخاوف وخطرات میں کافی ہے اس لئے اس کے سوا کسی سے ڈرنے کی ضرورت ہی نہیں ای کافیا للمخاوف (روح)
۴۲ ماکان الخ یہ مومنین سے چوتھا خطاب ہے۔ اے ایمان والو! محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ نہ زید کے نہ کسی اور کے۔ تو زید کی
بیوی آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی بہو نہ تھی اس لئے آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اگر زید کی مطلقہ سے نکاح کرلیا ہے تو اس میں کونسی برائی ہے اور اعتراض کا
کیا موقع ہے؟ اس میں جسمانی اور حقیقی ابوت کی نفی کی گئی ہے رجال، رجل کی جمع ہے اور رجل بالغ مرد کو کہا جاتا ہے۔ جس
کا حاصل یہ ہے کہ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کسی ایسے مذکر انسان کے باپ نہیں جو سن بلوغ کو پہنچا ہو کیونکہ آپ کے چاروں صاحبزادے حضرات ابراہیم، قاسم، طیب

اور طاہر بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ اور صرف آپ کی صاحبزادیاں ہی سن بلوغ کو پہنچیں ولکن رسول اللہ یہ ماقبل سے استدراک ہے اور اس سے مجازی روحانی ابوت کا اثبات مقصود ہے۔ کیونکہ ہر پیغمبر اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ استدراك من نفي الابوة الحقيقية الشرعية التي يترتب عليها حرمة المصاهرة ونحوها الى اثبات الابوة المجازية اللغوية التي من شان الرسول عليه الصلوة والسلام وتقتضي التوقير من جانبهم والشفقة من جانبه صلے اللہ تعالٰے علیه وسلم (روح ج ۲۲ ص۳۳) ۵۴۳ وخاتم النبيين الخ اس میں حضور علیہ السلام کی امت پر کمالِ شفقت اور خیر خواہی کی طرف اشارہ ہے لان النبي الذي يكون بعده نبي ان ترك شيئا من النصيحة والبيان يستدركه من ياتي بعده واما من لا نبي بعده يكون اشفق على امته واهدى لهم واجدى اذ هو كوالد لولده الذي ليس له غيره من احد (كبير ج ۶ ص۵۶)

تحقیق لفظ خاتم النبیّین

لفظ خاتم میں دو قرأتیں ہیں۔ اول بفتح تا اور وہ اسم آلہ ہے یعنی جس سے مہر لگا کر کسی چیز کو بند کر دیا جاتا ہے کہ اب اس میں باہر سے کوئی چیز داخل نہ کی جاسکے اور نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکالی جاسکے والخاتم اسم آلة لما يختم به كالطابع لما يطبع به فمعنى خاتم النبيين الذي ختم النبيّون به ومآله آخر النبيّين (روح ج ۲۲ ص۳۴) الخاتم بفتح تا کے ایک معنی یہ ہیں جس سے کسی چیز کو ختم کر دیا جائے اور وہ سب سے آخر ہیں ہو۔ تو خاتم النبیّن کے معنی ہوں گے تمام نبیوں کے آخر میں آنے والا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے خاتم القوم یعنی قوم کا آخری فرد۔ والخاتم آخر القوم كالخاتم ومنه قوله تعالى وخاتم النبيين اى آخرهم (تاج العروس شرح قاموس ج ۸ ص۲۶۷) وختام القوم وخاتمهم وخاتمهم آخرهم (لسان العرب ج ۱۲ ص۱۶۴) دوسری قرأت بکسرِ تا ہے یعنی بصیغۂ اسم فاعل جس کے معنی ختم کرنے والے اور آخر میں آنے والے کے ہیں۔ وقرء الجمهور (وخاتم) بكسر التاء على انه اسم فاعل اى الذي ختم النبيّين والمراد به آخرهم ايضا (روح ج ۲۲ ص۳۴)

خاتم النبیین کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والے اور سب سے آخر میں آنے والے کے ہیں جس کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہو۔ یہ لفظ اس مفہوم میں نص صریح ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ اس آیت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں نص صریح ہونے اور اس آیت کے ناقابلِ تاویل ہونے پر امت کا اجماع ہے اور اس پر بھی امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی دجال وکذاب اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے بھی جو درجۂ تواتر کو پہنچ چکی ہیں، خاتم النبیین کا یہی مفہوم واضح ہوتا ہے۔ چند حدیثیں ملاحظہ ہوں۔

احادیث نبویہ

۱۔ عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون في امتي كذّابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيّين لا نبي بعدي (صحيح مسلم ج ص)

حضرت ثوبان رض سے روایت ہے۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک دعویٰ کریگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ عن حذيفة قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم في امتي كذابون دجالون سبعة وعشرون منهم اربع نسوة واني خاتم النبيين لا نبي بعدي (مشكل الآثار امام طحاوی ج ۴ ص۱۰۴) مسند احمد ج ص)

حضرت حذیفہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ۲۷ دجال وکذاب ہیں جن میں سے چار عورتیں ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۔ عن ابی هريرة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبيين (صحیح بخاری ص، صحیح مسلم ج ۲ ص۲۴۸، مسند احمد ج ۲ ص۳۹۸ واللفظ له۔)

حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نہایت ہی حسین وجمیل مکان بنائے۔ لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دے۔ لوگ سے چاروں طرف سے دیکھ کر تعجب کریں اور اس سے کہیں تو نے یہاں اینٹ کیوں نہیں لگائی (یہ مثال نبوت کے محل کی ہے) اور اس میں خالی جگہ کو پُر کرنیوالی اینٹ میں ہوں۔ اور میں آخری نبی ہوں۔

ان حدیثوں میں خود حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی ایسی واضح تفسیر فرما دی ہے کہ اب اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ ان تینوں حدیثوں سے یہ حقیقت عیاں ہوگئی کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی۔ ظلی یا بروزی، حقیقی یا مجازی، تشریعی یا غیر تشریعی مبعوث نہیں ہوگا اور آپ پر ہر قسم کی نبوت بند ہو چکی ہے۔ یہ آیت چونکہ اس مفہوم میں نصِ صریح ہے اسلئے علماءِ اسلام نے اس میں تاویل کر کے جدید نبوت کے لئے گنجائش پیدا کرنے کو کفر کہا ہے

چنانچہ امام غزالی رح فرماتے ہیں ان الامۃ قد فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل و لاتخصیص فمنکر ھذا لایکون الامنکرالاجماع (کتاب لاعتقاد ص۱۱۳) (ترجمہ) "امت نے لفظ خاتم النبیین سے یہ سمجھا ہے کہ یہ آیت یہ بتارہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول۔ اور اُمت نے یہ سمجھا ہے کہ اس آیت میں تاویل اور تخصیص کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور جو شخص اس کا انکار کرتا ہے وہ اجماع کا منکر ہے۔" جس طرح اس آیت کے غیر مؤول ہونے پر اُمت کا اجماع ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے پر بھی امت کا اجماع ہے۔ علامہ آلوسی رح فرماتے ہیں وکونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مما نطق بہ الکتاب وصدعت بہ السنۃ واجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان اصر (روح ج ۲۲ ص۴۱) (ترجمہ) "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جسے قرآن وحدیث نے واشگاف کیا ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے۔ اس لئے اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ اگر توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے۔" علامہ قرطبی رح فرماتے ہیں۔ قال ابن عطیہ ھٰذہ الالفاظ عند جماعۃ علماء الامۃ خلفا سلفا متلقاۃ علی العموم التام مقتضیۃ نصا انہ لانبی بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم (قرطبی ج ۱۴ ص۱۹۶) (ترجمہ) ابن عطیہ نے کہا ہے ان الفاظ کو جمہور علماء امت سلف وخلف سے عموم تام پر محمول کرنا ہی منقول چلا آرہا ہے اور یہ الفاظ اس پر نص ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔" امام طبری رحمہ فرماتے ہیں۔ ولکنہ رسول اللہ وخاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیھا فلا تفتح لاحد بعدہ الی قیام الساعۃ وبنحو الذی قلنا قال اھل التاویل (ابن جریر ج ۲۲ ص۱۱) (ترجمہ) "لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں جنہوں نے نبوت کو ختم کردیا اور اس پر مہر لگادی۔ اس لئے اب قیامت تک نبوت کسی کے لئے نہیں کھولی جائے گی۔ تمام مفسرین نے اس آیت کا یہی مفہوم بیان کیا ہے۔" علامہ ابوالسعود فرماتے ہیں خاتم النبیین ای کان آخرھم الذی ختموا بہ (ابوالسعود ج ۶ ص۹۹) مفسر ابوحیان رقمطراز ہیں۔ وقرأ الجمھور وخاتم بکسر التاء بمعنی انہ ختمھم ای جاء آخرھم (بحر ج ۷ ص۲۳۶)

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ

اس کی صبح اور شام وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے ۴۴ف تم پر اور اسکے فرشتے

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

تاکہ نکالے تم کو اندھیروں سے اجالے میں اور ہے ایمان والوں پر

رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ

مہربان دعا انکی وف ۴۵ف جس دن اس سے ملیں گے سلام ہے اور تیار رکھاہے انکے واسطے

اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

ثواب عزت کا وف اے نبی ۴۶ف ہم نے تجھ کو بھیجا بتانے والا

وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ

اور خوشخبری سنانیوالا اور ڈرانے والا اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور

سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

چمکتا ہوا چراغ اور خوشخبری سنادے ایمان والوں کو ۴۷ف کہ ان کے لئے ہے

اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

خدا کی طرف سے بڑی بزرگی وف اور کہا مت مان منکروں کا اور دغابازوں کا

وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾

اور چھوڑدے انکا ستانا اور بھروسہ کر اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانے والا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ

اے ایمان والو ۴۸ف جب تم نکاح میں لاؤ مسلمان عورتوں کو پھر

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ

ان کو چھوڑدو پہلے اس سے کہ ان کو ہاتھ لگاؤ سو ان پر تم کو حق نہیں

مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا

عدت میں بٹھلانا کہ گنتی پوری کراؤ سو ان کو دو کچھ فائدہ اور رخصت کرو بھلی طرح سے

امام ابن کثیر فرماتے ہیں۔ وقد اخبر اللہ تبارک وتعالٰے فی کتابہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السنۃ عنہ انہ لانبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی ھذا المقام بعدہ فھو کذاب افاک دجال ضال مضل ولو تخرق وشعبد واتی بانواع السحر والطلاسم والنیرنجیات (ابن کثیر ج ۳ ص۴۹۴) علامہ خازن رح لکھتے ہیں ختم اللہ بہ النبوۃ فلا نبوۃ بعدہ (خازن ج ۵ ص۲۱۸) ۴۳ف یاایھا الذین آمنوا الخ یہ مومنین سے پانچواں خطاب ہے۔ اے ایمان والو! پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رسم جاہلیت کو توڑنے در

موضح قرآن ف۱ یعنی اللہ ان پر سلام بھیجے گا اور آپس میں بھی یہی دعا ہے اور ہوگی ۱۲ منہ ف۲ سب امتوں سے بہتر یہی امت ہے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی از جانب خدا وفرشتگان ۱۲۔

اپنے متبنیٰ کی مطلقہ سے نکاح کر لینے کے بارے میں اگر تمہارے دل میں کوئی شک یا بدگمانی پیدا ہوئی ہو تو اللہ تعالےٰ کا بکثرت ذکر کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح و تقدیس کرو۔ تاکہ تمہارا یہ قصور معاف ہو جائے ذکر کثیر میں زبانی ذکر کے علاوہ ہر نیکی و طاعت بھی داخل ہے اور یہ کہ کسی حال میں اس سے غافل نہ رہو کل طاعة وکل خیر من جملة الذکر (کشاف، قال ابن عباس الذکر الکثیر ان لاینسی جل شانہ وروی ذٰلک عن مجاھد ایضًا (روح ج ٢٢ ص ٤٢) ٤٤ھو الذی الخ اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت مہربان ہے اور مسلسل ان پر رحمت نازل فرماتا ہے اور انھیں گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی روشنی سے معمور و منور کرتا ہے اور اللہ کے فرشتے بھی مومنوں کے لئے اللہ تعالےٰ سے

جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ

سے ف اے نبی ٤٩ ہم نے حلال رکھیں تجھ کو تیری عورتیں جن کے

اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ

مہر تو دے چکا ہے اور جو مال ہو تیرے ہاتھ کا جو ہاتھ لگا دے تیرے اللہ

عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَ

ف اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور

بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ؗ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً

تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے وطن چھوڑا تیرے ساتھ اور جو عورت ہو مسلمان

اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ق

اگر بخش دے اپنی جان نبی کو ف٢ اگر نبی چاہے کہ اس کو نکاح میں لائے

خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا

یہ خاص ہے تیرے لئے سوائے سب مسلمانوں کے ہم کو معلوم ہے ٥٠ جو

فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

مقرر کر دیا ہے ہم نے ان پر ان کی عورتوں کے حق میں اور ان کے ہاتھ کے مال میں

لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٠﴾

تا نہ رہے تجھ پر تنگی اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ف٣ ف

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ

پیچھے رکھ دے تو ٥١ جس کو چاہے ان میں اور جگہ دے اپنے پاس جس کو چاہے اور

مَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ

جس کو جی چاہے تیرا ان میں سے جن کو کنارے کر دیا تھا تو نے کچھ گناہ نہیں تجھ پر اس میں

اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ

قریب ہے ٥٢ کہ ٹھنڈی رہیں آنکھیں ان کی اور غم نہ کھائیں اور راضی رہیں اس پر جو

رحمت کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تم پر ایسا مہربان ہے تو تم بھی اسے یاد رکھو۔ اس کی اطاعت کرو اور اس کی تسبیح و تمجید میں مصروف رہو۔ تو وہ تمہارے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔ ٤٥ تحیتھم الخ جس طرح اللہ تعالےٰ دنیا میں مومنوں پر مہربان ہے اسی طرح آخرت میں بھی مومنوں پر مہربان ہو گا۔ اور قیامت کے دن اللہ کے حکم سے فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور عذاب جہنم سے ان کو امن و سلامتی کی خوشخبری سنائیں گے اور وہ اللہ کی طرف سے بہت عمدہ صلہ پائیں گے ٤٦ یا ایھا النبی الخ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچواں خطاب ہے۔ میرے پیغمبر! میں نے تجھے اس لئے رسول بنا کر بھیجا ہے تاکہ حق کو کھول کر بیان کرے۔ سننے والوں کو خوشخبری دے اور منکرین کو عذاب سے ڈرائے اور میں نے تجھے توحید کی دعوت کے لئے اور کفر و شرک کے اندھیروں میں سراج منیر بنا کر بھیجا ہے اس لئے آپ حق بات کو واضح کر کے بیان کریں۔ اگرچہ کفار و مشرکین اور منافقین مخالفت کریں۔ مثلاً متبنیٰ کی مطلقہ سے نکاح کرنے کے بارے میں صاف اعلان کر دیں کہ یہ جائز ہے اور مخالفین کی مخالفت کی ذرا بھر پرواہ نہ کریں شاھدًا کلمۂ توحید کا اقرار و اعلان کرنے والا اور وحدانیت کی شہادت دینے والا قیل المراد شاھدًا بان لا الٰہ الا اللہ (روح جلد ٢٢ ص ٤٥) ثانیھا انہ شاھد ان لا الٰہ الا اللہ (کبیر جلد ٦ ص ٩٩٩) داعیا الی اللہ اللہ کی توحید کی طرف بلانے والا قال ابن عباس شھادة ان لا الٰہ الا اللہ (مجر جلد ٧ ص ٢٣٩) الدعا الی اللہ ھو تبلیغ التوحید و

موضح قرآن ف١ بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اگر اس کا مہر نہ بندھا تھا تو آدھا دے اگر نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور اسی وقت چاہے تو اور نکاح کر لے عدت نہیں اور اگر خلوت ہوئی گو صحبت نہ ہوئی تو مہر بھی پورا دینا اور عدت بھی بٹھانا۔ یہ مسئلہ یہاں فرمایا حضرت کے ازواج کے ذکر میں۔ شاید اس واسطے کہ حضرت نے ایک عورت نکاح کی تھی جب اس کے نزدیک گئے کہنے لگی اللہ تجھ سے پناہ دے۔ حضرت نے اس کو جواب دیا کہ تو نے بڑے کی پناہ پکڑی اس پر یہ حکم فرمایا ہو۔ اور خطاب فرمایا ایمان والوں کو تا معلوم ہو کہ پیغمبر کا خاص حکم نہیں سب مسلمانوں پر یہی حکم ہے ١٢ منہ ف٢ جو عورتیں تیری ہیں جن کا مہر دیا یعنی اب نکاح میں ہیں خواہ قریش سے ہوں اور مہاجر ہوں یا نہ ہوں۔ یہ حلال ہیں اور ماموں چچا کی بیٹیاں یعنی قریش میں کی بشرط ہجرت کے اگر ہجرت نہ کی تو حلال نہیں اور جو عورت بخشے نبی کو اپنی جان یعنی بن مہر آپ کو نیاز کرے یہ خاص پیغمبر کو ہے اور مسلمانوں پر وہی حکم ہے ان تبتغوا باموالکم بن مہر نکاح نہیں خواہ ذکر میں آیا خواہ پیچھے ٹھہرایا خواہ نہ ٹھہرایا تو جو قوم کا مہر ہے سو لازم آیا حضرت کی بیبیاں دس مشہور ہیں حضرت خدیجہ اول تھیں ان کے بعد سب نکاح میں آئیاں نو بیبیاں رہیں وفات کے بعد حضرت عائشہ حضرت حفصہ حضرت سودہ بنت زمعہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب حضرت ام حبیبہ حضرت جویریہ حضرت میمونہ حضرت صفیہ پچھلی تین قریشی نہیں ١٢ منہ **فتح الرحمٰن** ف١ یعنی از کفار بتو رسانیدہ است ١٢ ف٢ یعنی بغیر مہر در نکاح آید ١٢ ف٣ یعنی در باب نکاح چیزے

الاحذ به و مكافحة الكفرة (قرطبي ج ۱۴ ص ۲۰۰) سراجا منيرا اي هاديا من ظلم الضلالة (ايضا ص ۲۰۱) ۴۷ وبشر المؤمنين الخ جو مومنین آپ کے لائے ہوئے احکام شریعت بلاچوں وچرا مانتے ہیں اور اس رسم جاہلیت کو توڑنے میں آپ کے ساتھ ہیں انھیں اللہ کی طرف سے اجر عظیم کی خوشخبری سنا دیں ولا تطع الکفرین الخ یہ ابتداء سورت کے مضمون کا اعادہ ہے اور کفار ومنافقین کی بات ہرگز نہ مانیں وہ چاہتے ہیں کہ آپ مسئلہ توحید میں نرمی اختیار کریں تاکہ وہ بھی نرم رویہ اختیار کرلیں فنهي عن مداراتهم في امر الدعوة ولين الجانب في التبليغ والمسامحة في الانذار (روح ج ۲۲ ص ۴۷) و ابو السعود ج ۶ ص ۹۱) ودع اذاهم الخ

اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
تونے دیا ان کو سب کی سب اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور ہے اللہ
عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ
سب کچھ جاننے والا تحمل والا ف۱ حلال نہیں تجھ کو ۵۳ عورتیں اس کے بعد ف۱ اور نہ یہ کہ
تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا
ان کے بدلے کرلے اور عورتیں اگرچہ خوش لگے تجھ کو ان کی صورت مگر جو
مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا
مال ہو تیرے ہاتھ کا اور ہے اللہ ہر چیز پر نگہبان ف۲ ف۱ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ
ایمان والو ۵۴ مت جاؤ نبی کے گھروں میں مگر جو تم کو حکم
لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ
ہو کھانے کے واسطے نہ راہ دیکھنے والے اسکے پکنے کی لیکن جب تم کو بلائے
فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ
تب جاؤ پھر جب کھا چکو تو آپ آپ کو چلے جاؤ اور نہ آپس میں جی لگا کر بیٹھو
لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ
باتوں میں اس بات سے تمہاری تکلیف تھی نبی کو پھر تم سے شرم کرتا ہے
وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
اور اللہ شرم نہیں کرتا ٹھیک بات بتلانے میں اور جب مانگنے جاؤ بیبیوں سے ۵۵ کچھ چیز کام کی
فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ
تو مانگ لو پردہ کے باہر سے اس میں خوب ستھرائی ہے تمہارے دل کو
وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ
اور ان کے دلوں کو اور تم کو نہیں پہنچتا کہ تکلیف دو ۵۶ اللہ کے رسول کو اور

ع ۱۲ ۶ ۳

تبلیغ حق پر آپ کو ان کی طرف سے جو ایذا پہنچے، آپ اس کی پرواہ نہ کریں اور خدا کے بھروسے پر اپنا فریضہ ادا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کا ناصر ومددگار ہے۔ ۴۸ یایھا الذین آمنوا الخ یہ مومنوں سے چھٹا خطاب ہے۔ اے ایمان والو! تم جب مومن عورتوں سے نکاح کرو۔ اور پھر صحبت سے قبل ہی ان کو طلاق دیدو تو ان پر کوئی عدت نہیں انھیں ثیاب متعہ (قمیص اور دوپٹہ) دے کر چھوڑ دو۔ وہ جہاں چاہیں نکاح کرلیں حضرت شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا حضرت زینب کا عدت گذارنا اگرچہ ثابت ہے لیکن یہاں غیر مدخول بہا کے لئے عدت نہ ہونے کے ذکر کی مناسبت اور ماقبل سے ربط اس صورت میں زیادہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت زینب کی عدت نہ ہو بلغۃ الحیران میں حضرت شیخ قدس سرہٗ کیطرف نفی عدت کی نسبت قصور تعبیر سے ناشی ہے ۴۹ یایھا النبی الخ یہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چھٹا خطاب ہے۔ اس میں حضور علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ کے لئے حسب ذیل چار قسم کی عورتیں حلال ہیں۔ اور ان کے علاوہ اور آپ کے لئے حلال نہیں اول التی اٰتیت اجورھن یعنی وہ بیویاں جو آپ کے نکاح میں ہیں اور آپ ان کا مہر ادا کرچکے ہیں وہ قریش ہوں یا غیر قریش سے مہاجرہ ہوں یا غیر مہاجرہ دوم وما ملکت یمینک الخ جو باندیاں مال غنیمت میں سے اللہ نے آپ کو دی ہیں۔ سوم وبنت عمک الخ قریش کی وہ عورتیں جو آپ کے ساتھ ہجرت کرچکی ہیں۔ چہارم وہ ایمان والی عورت جو بلا مہر اپنے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کے لئے پیش کردے۔ خالصۃ لک الخ بلا مہر نکاح کرنا یہ صرف آپ کے لئے خاص حکم ہے دوسرے مومنوں کے لئے یہ جائز نہیں۔ ۵۰ قد علمنا الخ بیویوں اور باندیوں کے بارے میں ایمان والوں کے مناسب حال جو احکام ہیں۔ وہ اللہ کو معلوم ہیں اور وہ ان احکام کے پابند ہیں لیکن آپ ان احکام کے پابند نہیں ہیں تاکہ آپ کے پیغمبرانہ مقاصد ومصالح میں حرج واقع نہ ہو۔ مومنوں پر چار بیویوں سے زائد حرام ہیں اور ان پر مہر بھی واجب ہے مگر آپ پر یہ پابندیاں نہیں ہیں ۵۱ ترجی الخ آپ

موضح قرآن ف۱ کسی مرد کو جو کئی عورتیں ہوں اس پر واجب ہے باری سے سب کے پاس رہنا برابر حضرت پر یہ واجب نہ رکھا اس واسطے کہ عورتیں اپنا حق نہ سمجھیں تو جو دیں راضی ہو کر قبول کریں پر حضرت نے فرق نہیں کیا۔ سب کی باری برابر رکھی ہے ایک حضرت سودہؓ نے اپنی باری بخش دی تھی حضرت عائشہ کو ۱۲ منہ ف۲ یعنی جتنی قسمیں کہدیں اس سے زیادہ حلال نہیں اور جو ہیں ان کو بدلنا نہیں حلال یہ ضرور ہیں اور ہاتھ کا مال حضرت کی دو حرم مشہور ہیں یا تین ایک ماریہ جنکے شکم سے فرزند ہوئے ابراہیم ایک ریحانہ یا شمعونہ یا دونوں حضرت عائشہ نے فرمایا بسنح آخر کو موقوف ہوا سب عورتیں حلال ہوگئیں ۱۲ منہ **فتح الرحمن** ف۱ یعنی بعد ازیں دو صفت قرشیہ مہاجرہ مہیرہ یا واہبہ نفس غیر مہیرہ ۱۲ ف۲ یعنی این آیت ناسخ آیت سابقہ

اپنی بیویوں میں سے جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جسے چاہیں اپنے سے دور رکھیں۔ اور جن کو آپ نے اپنے سے دور کر رکھا تھا، ان کو پھر طلب کر لیں تو بھی آپ پر گناہ نہیں۔ جس طرح عام مسلمانوں پر اپنی متعدد بیویوں کے درمیان وقت کی تقسیم لازم ہے۔ حضور علیہ السلام پر یہ پابندی بھی نہ تھی۔ ھذہ الآیۃ تدل علی ان القسم بینھن لم یکن واجبًا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہ کان مخیرا فی القسم لمن شآء منھن وترک من شاء منھن (جصاص) ۵۲ ذٰلك الخ حقوقِ زوجیت کے بارے میں جو پابندیاں عام مسلمانوں پر عائد ہیں وہ حضور علیہ السلام پر عائد نہیں ہیں۔ اور آپ کی بیویوں کو ان امور میں آپ پر کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ آپ کی مرضی اور مصلحت پر ہے۔ آپ اپنی صوابدید کے مطابق ان کی دلجوئی فرماتے رہیں۔ جب ازواج کا آپ پر تقسیم میں کوئی استحقاق باقی نہ رہا۔ اور ان کو معلوم ہوگیا کہ یہ دستور حق تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ اس تفریق سے آزردہ خاطر نہ ہوں گی۔ بلکہ ان کی تعمیل ہی میں خوشی محسوس کرینگی لانھن اذا علمن ان ھذا التفویض من عند اللہ اطمأنت نفوسھن وذھب التغایر وحصل الرضاء (مدارک) واللہ یعلم الخ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتیں بھی جانتا ہے لیکن کمالِ علم کی وجہ سے تمہارے گناہوں پر جلدی گرفت نہیں کرتا۔ ۵۳ لا یحل لك الخ مذکورہ بالا چار اقسام کی عورتوں کے علاوہ آپ کے لئے کسی اور عورت سے نکاح کرنا حلال نہیں اور نہ موجودہ بیویوں میں سے کسی کو طلاق دے کر اس کی جگہ کسی دوسری عورت سے نکاح جائز ہے ای من بعد الاصناف التی سمیت قال ابی بن کعب وعکرمۃ وابورزین وھو اختیار محمد بن جریر (قرطبی ج ۱۴ ص ۲۲۰) شاہ عبدالقادر دہلوی رح فرماتے ہیں "جتنی قسمیں کہہ دیں اس سے زیادہ حلال نہیں اور جو ہیں ان کا بدلنا حلال نہیں" اس طرح یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ محکم ہے۔ شاہ ولی اللہ رح اور دوسرے کئی علماء نے اس آیت کو منسوخ قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو نو عورتیں اس وقت آپ کے نکاح میں ہیں۔ اور جنہوں نے دنیا پر آپ کو ترجیح دی ہے۔ ان کے بعد اب آپ کے لئے کسی دوسری عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں لا یحل لك النساء من بعد ھؤلاء التسع اللاتی اخترنك ای لقد حرم علیك تزوج غیرھن (روح ج ۲۲ ص ۷۵) الا ما ملکت الخ یہ ماقبل سے استثناء ہے یعنی باندیوں کا تبدل آپ کے لئے جائز ہے۔ وکان اللہ علی کل شیءٍ شھیدا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مطلع اور خبردار ہے اس لئے اس کے احکام و حدود سے تجاوز مت کرو۔ ۵۴ یاایھا الذین الخ یہ مومنوں سے ساتواں خطاب ہے۔ ایمان والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواجِ مطہرات کے کچھ حقوق و آداب تعلیم کئے گئے۔ تاکہ ایک طرف خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواجِ مطہرات اس تکلیف و اذیت سے محفوظ رہیں جو ان آداب کو نظر انداز کرنے کی صورت میں ہو سکتی تھی۔ اور دوسری طرف کفار و منافقین کو افواہیں پھیلانے کا موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔ پہلا اور دوسرا ادب

لَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ

نہ یہ کہ نکاح کرو اس کی عورتوں سے اس کے پیچھے کبھی البتہ

ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ

یہ تمہاری بات اللہ کے یہاں بڑا گناہ ہے اگر کھول کر کہو تم کسی چیز کو ۵۴ یا

تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ

اس کو چھپاؤ سو اللہ ہے ہر چیز کو جاننے والا ف گناہ نہیں ۵۵

عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَ

ان عورتوں کو سامنے ہونے کا اپنے باپوں سے اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے اور

لَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ

نہ اپنے بھائی کے بیٹوں سے اور نہ اپنی بہن کے بیٹوں سے اور نہ اپنی عورتوں سے

وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور نہ اپنے ہاتھ کے مال سے اور ڈرتی رہو اے عورتو اللہ سے بے شک اللہ

كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

کے سامنے ہے ہر چیز ف۲ بے شک اللہ ۵۹ اور اس کے فرشتے

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ

رحمت بھیجتے ہیں رسول پر اے ایمان والو رحمت بھیجو اس پر

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور سلام بھیجو سلام کہہ کر ف۳ جو لوگ ۶۰ ستاتے ہیں اللہ کو اور اسکے رسول کو

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا

ان کو پھٹکارا اللہ نے دنیا میں اور آخرت میں اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ذلت

مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

کا عذاب اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ۶۱ مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو

موضح قرآن ف یہ اللہ تعالیٰ نے ادب سکھائے مسلمانوں کو۔ کبھی کھانے کو حضرت کے گھر میں جمع ہوتے تو پیچھے باتیں کرنے لگ جاتے۔ حضرت کا مکان آرام کا وہی تھا۔ شرم سے نہ فرماتے کہ اٹھ جاؤ۔ اللہ نے ان کے واسطے فرما دیا! اور اس آیت میں حکم ہوا پردے کا کہ مرد حضرت کے ازواج کے سامنے نہ جاویں سب مسلمانوں کی عورتوں پر یہ حکم واجب نہیں۔ اگر عورت سامنے ہو کسی مرد کے سب بدن کپڑوں میں ڈھکا تو گناہ نہیں۔ اور اگر نہ سامنے ہو تو بہتر ہے۔ ۱۲ منہ ف۲ اپنی عورتوں کا اور ہاتھ کے مال کا ذکر ہو چکا سورۂ نور میں ف۳ یہ حکم ادا ہوتا ہے نماز میں السلام علیک ایہا النبیؐ اللھم صل علی محمد! اللہ سے رحمت مانگنے اپنے پیغمبر پر اور انکے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے اور دس

لاتدخلوا بیوت النبی الخ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں بلااجازت داخل نہ ہو جاؤ۔ اور جب کبھی آپؐ کھانے پر تمہیں بلائیں تو کھانا تیار ہونے سے پہلے ہی آپ کے گھر نہ پہنچ جاؤ۔ اور کھانا تیار ہونے کا انتظار کرنے لگو۔ تیسرا ادب ولکن اذا دعیتم فادخلوا۔ جب کھانا تیار ہونے کے بعد تم کو بلایا جائے اس وقت آپ کے گھر میں جاؤ۔ چوتھا ادب فاذا طعمتم فانتشروا الخ اور جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو فوراً چلے جاؤ۔ اور وہاں بیٹھ کر باتوں میں مصروف نہ ہو جاؤ۔ ان ذلکم کان یؤذی النبی الخ کیونکہ ان آداب کے خلاف کرنے کو پیغمبر علیہ السلام گراں اور ناگوار محسوس فرماتے ہیں لیکن تقاضائے مروت زبان سے کچھ نہیں کہتے۔ یہ آدابِ مجلس اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئے ہیں لیکن اب یہ مسلمانوں کے لئے عام ہیں۔

بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥٨﴾
بدوں گناہ کئے تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا ف

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ
اے نبی ۵۹ کہہ دے اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو

يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ
نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں اس میں بہت قریب ہے کہ

يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٩﴾ لَّئِنْ
پہچانی پڑیں تو کوئی ان کو نہ ستائے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ف ۲ البتہ اگر

لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ
باز نہ آئے ۶۰ منافق اور جن کے دل میں روگ ہے اور

الْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا
جھوٹی خبریں اڑانے والے مدینہ میں تو ہم لگا دیں گے تجھ کو ان کے پیچھے پھر نہ

يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٠﴾ مَّلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا
رہنے پائیں گے تیرے ساتھ اس شہر میں مگر تھوڑے دنوں ف ۳ پھٹکارے ہوئے جہاں پائے گئے

أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا
پکڑے گئے اور مارے گئے جان سے دستور پڑا ہوا ہے اللہ کا ۶۲ ان لوگوں میں جو پہلے

مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾ يَسْأَلُكَ
ہو چکے ہیں اور تو نہ دیکھے گا اللہ کی چال بدلتی ف ۴ لوگ تجھ سے

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَمَا
پوچھتے ہیں ۶۳ قیامت کو تو کہہ اس کی خبر ہے اللہ ہی کے پاس اور تو کیا

يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ
جانے شاید وہ گھڑی پاس ہی ہو ف ۵ بیشک اللہ نے ۶۴ پھٹکار دیا ہے

ع ۷

[illegible]

وھذا الحکم وان نزل خاصا فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وازواجہ فالمعنی عام فیہ وغیرہ (جصاص) ۵۵ واذا سالتموھن الخ یہ ازواجِ مطہرات کے بارے میں ادب سکھایا جب ازواجِ مطہرات سے کوئی چیز مانگنا ہو تو پردے سے ورے باہر ہی سے آواز دو۔ تاکہ تمہارے دل ان کے قلوب ہر قسم کے وساوس وخطرات سے محفوظ رہیں ۵۶ وما کان لکم ان تؤذوا الخ اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم ایسا رویہ اختیار کرو جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچے اور نہ تمہارے لئے یہ جائز ہے کہ تم پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے۔ اسی سورت کے رکوع اول میں گذر چکا ہے وازواجہ امھاتھم پیغمبر علیہ السلام کی بیویاں تعظیم اور حرمتِ نکاح میں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ جو چیز وازواجہ امھاتھم سے مفہوم تھی اس آیت میں اس کی تصریح فرمادی۔ پیغمبر علیہ السلام کی بیویاں چونکہ مسلمانوں کی مائیں ہیں اس لئے ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ حضور علیہ السلام کی بیوہ سے نکاح کریں۔ ولھذا اجمع العلماء قاطبۃ علی ان من توفی عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ازواجہ انہ یحرم علی غیرہ تزوجھا من بعدہ لانھن ازواجہ فی الدنیا والآخرۃ وامھات المؤمنین کما تقدم (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۰۶) ۵۷ ان تبدوا الخ بعض منافقین نے مذکورہ بالا حکم نازل ہونے سے پہلے دل میں تہیہ کر رکھا تھا کہ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ آپؐ کی زوجۂ مطہرہ سے نکاح کریگا۔ اور بعض خبیث منافقین نے برملا اس کا اظہار کیا تھا تو اللہ نے فرمایا۔ میں تو تمہاری ہر ظاہر وباطن کی حرکت کو جانتا ہوں۔ اگر تم شرارتوں سے باز نہیں آؤ گے تو سخت سزا دوں گا۔ فیجازیکم بما صدر منکم من المعاصی البادیۃ والخافیۃ لامحالۃ (روح جلد ۲۲ ص ۷۴) ۵۸ لاجناح الخ یہاں ان رشتہ داروں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے ازواجِ مطہرات پر حجاب لازم نہ تھا! اور وہ یہ ہیں باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجا، بھانجہ، یہاں لی

موضح قرآن ف ۱ یہ منافق تھے کہ پیٹھ پیچھے بدگوئی کرتے رسول کی یا ان کی زوجہ پر بہتان لگایا۔ سورۂ نور میں ان کے کلام ذکر ہو چکے ۱۲ منہ ف ۲ پہچانی پڑیں کہ لونڈی نہیں بی بی ہے صاحب ناموس یا بدذات نہیں نیک بخت ہے تو بدنیت لوگ اس سے نہ الجھیں۔ گھونگھٹ اس کا نشان رکھا۔ یہ حکم بہتری کا ہے۔ آگے فرما دیا اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ منہ ف ۳ جو لوگ بدنیت تھے مدینے میں عورتوں کو چھیڑتے ٹوکتے اور جھوٹی خبریں اڑاتے مخالفوں کے زور کی اور مسلمانوں کے نیچے کی ان کو یہ فرمایا اور توریت میں بھی تقید ہے کہ مفسدوں کو اپنے بیچ سے باہر کر دو۔ ۱۲ منہ ف ۴ شاید یہی منافقوں نے ہتھکنڈہ پکڑا ہوگا کہ جس چیز کا جواب نہیں وہی سوال کریں بار بار۔ اس پر یہاں ذکر کر دیا۔ ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ف ۱ یعنی عفت ایشاں ظاہر شود وفاسقے تعرض ایشاں نہ کند ۱۲ ف ۲ یعنی جلا وطن کردہ شوند ۱۲۔

عورتیں اور باندیاں واتقین اللہ ۔ اس میں خطاب ازواج مطہرات سے ہے۔ فرمایا تم بھی اللہ سے ڈرتی رہو اور اللہ کے اوامر ونواہی میں اس کی اطاعت کرتی رہو۔
اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے اور ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دے گا **۵۹** ان اللہ الخ یہ ایمان والوں سے آٹھواں خطاب ہے حضرت شیخ قدس سرہٗ
فرماتے ہیں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل اور دعوتِ توحید کی تبلیغ و اشاعت میں اور رسوم جاہلیت کو توڑنے میں پوری ہمت و جرأت اور کامل
ثبات و استقلال سے کام لیا۔ اور حق تبلیغ ادا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور فرشتوں کے سامنے آپ کی مدح وثنا او عظمت کا اظہار فرمایا اور آپؐ کی
قدر و منزلت سے بندوں کو بھی آگاہ کیا۔ تاکہ وہ بھی آپؐ کی قدر و منزلت کو پہچانیں اور آپ کو خراجِ تحسین پیش کریں والمقصود من ھٰذہ الاٰیۃ ان اللہ سبحانہٗ
وتعالیٰ اخبر عبادہ بمنزلۃ عبدہٖ ونبیہ فی الملاء الاعلیٰ بانہ یثنی علیہ عند الملائکۃ المقربین وان الملائکۃ تصلی علیہ ثم
امر تعالیٰ اھل العالم السفلی بالصلوٰۃ والتسلیم علیہ لیجتمع الثناء علیہ من اھل العالمین العلوی والسفلی (ابن کثیر ج ۳ ص۵۰۷)
ھی (الصلوٰۃ) عند عزوجل ثناء علیہ عند ملٰئکۃ وتعظیمہٗ (رواہ البخاری عن ابی العالیۃ وغیرہ عن الربیع بن انس وجری علیہ
الحلیمی فی شعب الایمان (روح جلد ۲۲ ص۷۶) فصلوٰۃ اللہ ثناءہ علیہ عند ملٰئکتہ (خازن جلد ۵ ص۲۲۵) قال البخاری قال ابو العالیۃ صلوٰۃ
اللہ تعالیٰ ثناءہ علیہ عند الملائکہ وصلوٰۃ الملائکۃ الدعاء ولاوی مثلہٗ عن الربیع ایضًا (ابن کثیر جلد ۳ ص۵۰۶) بعض قاصرین نے
جنہیں اعتراض کرنے کا شوق ہوتا ہے حضرت شیخ کے کلام کا مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے اعتراض کیا ہے کہ صلوٰۃ کا یہ معنی صحیح نہیں حالانکہ متعدد بزرگوں سے یہ منقول ہے جیسا کہ حوالہ
بالا سے ظاہر ہے کہ امام ابو العالیہ، ربیع بن انس اور حلیمی نے یہی معنی مراد لئے ہیں لیکن اکثر مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ صلوٰۃ اللہ کی طرف سے رحمت وخوشنودی، فرشتوں
کی طرف سے دعا و استغفار اور بندوں کی طرف سے دعا و تعظیم ہے والصلوٰۃ من اللہ رحمتہٗ ورضوانہٗ ومن الملائکۃ الدعاء والاستغفار ومن الامۃ
الدعاء والتعظیم لامرہ (قرطبی جلد ۴ ص۲۳۲) یعنی اللہ تعالیٰ حضرت پیغمبر علیہ السلام پر رحمت و برکت نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ کے لئے اللہ سے رحمت
اور رفع درجات کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے اے ایمان والو! تم بھی آپ کے لئے اللہ سے رحمت و برکت کی دعا مانگا کرو اور آپ کی مدح وثنا کیا کرو **۵٦** ان الذین
الخ یہ کفار و منافقین کے لئے دنیوی اور اخروی تخویف ہے اللہ اور اس کے رسول کی ایذا سے مراد ہے کہ ان کے احکام کی مخالفت کی جائے اور ان کے ناپسندیدہ افعال و اعمال
کا ارتکاب کیا جائے عبر بایذاء اللہ ورسولہ عن فعل ما لا یرضی بہ اللہ ورسولہ کالکفر (مدارک) ارید بالایذاء ارتکاب ما لا
یرضیانہ من الکفر وکبائر المعاصی مجازا لانہ سبب او لازم لہ (روح جلد ۲۲ ص۸۵) لعنھم اللہ الخ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں اپنی رحمت
و برکت سے محروم کر دے گا اور ان کو آخرت میں رسوا کن عذاب میں مبتلا کرے گا۔ یا اللہ کی ایذا سے شرک کرنا اور حضور علیہ السلام کی ایذاء سے آپ کو ساحر و مجنون وغیرہ کہنا
مراد ہے قال الجمھور معناہ (ایذاء اللہ) بالکفر ونسبۃ الصاحبۃ والولد والشریک الیہ ووصفہ بما لا یلیق بہ ..... الخ (قرطبی ج ۴ ا
ص۲۳۷) **۶۱** والذین یؤذون الخ یہاں ایمان والوں کو ایذا دینے کی مذمت فرمائی۔ جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بلا وجہ اور بلا قصور ایذا پہنچاتے ہیں وہ بہت بڑا
گناہ اور صریح جرم اپنے ذمے لیتے ہیں۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جو لوگ پیغمبر علیہ السلام اور مومنین و مومنات پر ناحق اور ناکردہ گناہ کا اتہام دھرتے
ہیں وہ صریح گناہ کرتے ہیں ای ینسبون الیھم ما ھم برءاء منہ لم یفعلوہ ولم یعملوہ (ابن کثیر ج ۳ ص۵۱۷) **۶۲** یا یھا النبی الخ یہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ساتواں خطاب ہے۔ نزولِ حجاب سے قبل جب مسلمان عورتیں رات کو قضائے حاجت کے لئے باہر جاتیں تو منافقین انہیں تنگ کرتے اور آوازیں دیتے جب
ان سے کہا جاتا تم ایسا کیوں کرتے ہو تو کہتے ہم نے سمجھا یہ فلاں عورت ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ شکایت پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی کہ مسلمان عورتیں جب
باہر نکلیں تو چادریں اوڑھ لیا کریں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ آزاد اور شریف عورت ہے کانت المرأۃ من نساء المومنین قبل نزول ھٰذہ الاٰیۃ تتبرز للحاجۃ
فیتعرض لھا بعض الفجار یظن انھا امۃ فتصیح بہ فیذھب فشکوا ذٰلک الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ونزلت الاٰیۃ بسبب ذٰلک (قرطبی
ج ۴ ص۲۴۳) اے پیغمبر اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور تمام مسلمان عورتوں کو یہ حکم دے دو کہ وہ چادریں اوڑھ کر گھروں سے نکلا کریں۔ اس طرح ان میں اور باندیوں میں امتیاز
ہو جائے گا اور منافقین و فجار ان کی ایذاء کے درپے نہ ہوں گے۔ کیونکہ وہ عام طور پر لونڈیوں سے تعرض کرتے تھے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بَنٰتِکَ فرمایا ہے لفظ بنات
جو بنت کی جمع ہے اس کو ضمیر خطاب کی طرف مضاف کیا ہے جس سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں اس طرح قرآن کی نص صریح سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں
کا تعدد ثابت ہو گیا۔ اور معلوم ہو گیا کہ آپؐ کی صرف ایک صاحبزادی نہ تھی۔ بلکہ ایک سے زیادہ تھیں۔ اور جمع کا صیغہ کم از کم تین کے لئے ہوتا ہے اس لئے قرآن سے حضور علیہ
السلام کی صاحبزادیوں کی تعداد کم از کم تین ثابت ہوتی ہے۔ اس سے کم نہیں اور تاریخ و مستند روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی صاحبزادیاں چار تھیں سنی اور شیعہ
مؤرخین و محدثین کا اس پر اتفاق ہے خود شیعہ مصنفین نے تسلیم کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کی تعداد چار تھی۔ اور چاروں ہی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا
کے بطن سے تھیں۔ چنانچہ علامہ یعقوب کلینی شیعہ محدث نے لکھا ہے وتزوج خدیجۃ وھو ابن بضع وعشرین سنۃ فولد لہ منھا قبل مبعثہ علیہ السلام القاسم
ورقیۃ وزینب وام کلثوم وولد لہ بعد المبعث الطیب والطاھر وفاطمۃ علیھا السلام ۔ کافی کلینی اصول ج ا ص۴۳۹ طبع طہران)۔ (ترجمہ) حضور
علیہ السلام نے کچھ اوپر بیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ سے نکاح کیا تو ان کے بطن سے قبل از نبوت قاسم۔ رقیہ۔ زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئیں اور بعد از نبوت طیب، طاہر
اور فاطمہ پیدا ہوئی۔ اور ملا باقر مجلسی شیعہ لکھتے ہیں در قرب الاسناد بسند معتبر از حضرت صادق روایت کردہ است کہ از برائے رسول خدا از خدیجہ متولد شدند طاہر و
قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و رقیہ و زینب (حیات القلوب ج ۲ ص۵۸۸ مطبوعہ طہران) بعض روافض کہتے ہیں بنات سے یہاں امت کی عورتیں مراد ہیں کیونکہ وہ حضور علیہ السلام
کی روحانی بیٹیاں ہیں۔ اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ امت کی عورتوں کا بعد میں بصراحت ذکر موجود ہے ونساء المومنین اس لئے لفظ بنات کو اس پر محمول کرنا غلط ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ بنات سے امت کی عورتیں مراد لینا مجازی معنی ہے۔ اور حقیقی معنی صلبی بیٹیاں ہیں۔ اور یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ مجازی معنی اس وقت مراد لیا جاتا ہے جب حقیقی معنی مراد لینا متعذر ہو۔ لیکن یہاں حقیقی معنی متعذر نہیں۔ کیونکہ جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت آپؐ کی تین صاحبزادیاں بقیدِ حیات موجود تھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو ۸ھ میں اللہ کو پیاری ہوئیں۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا جن کا ۹ھ میں انتقال ہوا۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جن کی حضور علیہ السلام کے بعد وفات ہوئی۔ یہ آیت ۵ھ سے بہت پہلے نازل ہوئی۔ اس لئے بنات سے یہاں حضور علیہ السلام کی صلبی بیٹیاں ہی مراد ہیں۔ نہ کہ روحانی۔ ۳۵۵ لئن لم ینتہ الخ یہ منافقین پر زجر اور تخویف دنیوی ہے۔ والذین فی قلوبھم مرض سے بدکار اور فجار مراد ہیں۔ جن کے دلوں میں بدکاری کے خیالات کی بیماری تھی۔ والمرجفون فی المدینۃ۔ یہودِ مدینہ جو عام مسلمانوں اور خصوصًا مسلمان عورتوں کے بارے میں غلط افواہیں اڑاتے تھے تاکہ ان کے خلاف بدگمانی پھیلے اور انہیں ذہنی اذیت پہنچے۔ والمرجفون فی المدینۃ من الیھود المجاورین لھا عما ھم علیہ من نشر اخبار السوء عن سرایا المسلمین وغیر ذلک من الاراجیف الملفقۃ المستتبعۃ للاذیۃ ..... سألت عکرمۃ عن الذین فی قلوبھم مرض فقال ھم اصحاب الفواحش وعن عطاء انہ فسرھم بذلک ایضًا (روح ج ۲۲ ص۹) اس آیت میں ان افراد کو متنبہ فرمایا۔ اور شرارتوں سے باز نہ آنے کی صورت میں سخت سزا کی تہدید فرمائی۔ حکم حجاب نازل کرنے سے ان منافقین وفجار کا یہ عذر تو باطل ہوگیا کہ ان سے غلطی ہوئی وہ پہچان نہیں سکے۔ کیونکہ اب مسلمان عورتوں کا بڑی بڑی چادریں اوڑھ کر گھر سے نکلنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شریف مسلمان آزاد عورتیں ہیں۔ اس لئے اگر اب بھی یہ شرار اپنی شرارتوں اور خباثتوں سے باز نہ آئے تو ہم ان کو دنیا ہی میں ذلیل ورسوا کردینگے۔ لنغرینّک بھم۔ ہم آپ کو ان پر تسلط واختیار دیدینگے۔ اور انہیں مدینہ اور اس کے قرب وجوار سے جلاوطن کرنے کے احکام صادر کردینگے۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے یہاں سے دور ہوجائیں گے اور آپؐ کے قرب وجوار میں نہیں رہ سکیں گے الا قلیلا صرف اتنی دیر اس علاقے میں رہ سکینگے جتنی دیر سامان اور اہل وعیال کو دوسری جگہ منتقل کرنے میں لگے گی۔ یا اس قلیل وقت سے اخراج کا حکم آنے تک

الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ
منکروں کو اور رکھی ہے ان کے واسطے دہکتی ہوئی آگ رہا کریں اسی میں ہمیشہ
لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ
نہ پائیں کوئی حمایتی اور نہ مددگار جس دن اوندھے ڈالے جائیں گے انکے منہ
فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾
آگ میں کہیں گے کیا اچھا ہوتا جو ہم نے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسول کا
وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا
اور کہیں گے اے رب ہم نے کہا مانا اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا پھر انہوں نے بچلا دیا ہم کو
السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ
راہ سے اے رب ان کو دے دونا عذاب اور پھٹکار انکو
لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
بڑی پھٹکار اے ایمان والو ۶۹ تم مت ہو ان جیسے جنہوں نے
اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ
ستایا موسیٰ کو پھر بے عیب دکھلا دیا اسکو اللہ نے انکے کہنے سے اور تھا اللہ کے
اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا
یہاں آبرو والا ف۱ ف اے ایمان والو ۷۰ ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو
قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
بات سیدھی کہ سنوار دے تمہارے واسطے تمہارے کام اور بخشدے تم کو
ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
تمہارے گناہ اور جو کوئی کہنے پر چلا اللہ کے اور اس کے رسول کے اس نے پائی بڑی
عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
مراد ہم نے دکھلائی ۷۱ امانت ف۲ آسمانوں کو اور زمین کو

ع ۵ / ۱۰

زجر وتخویف اخروی ۱۲

موضح قرآن ف۱ بعضے مفسد حضرت موسیٰؑ کو تہمت لگانے لگے کہ حضرت ہارونؑ کو جنگل میں لے جاکر مار آئے تاکہ شریک ریاست نہ رہیں۔ پھر ان کا جنازہ آسمان سے نظر آیا۔ اور ان کی آواز آئی کہ میں اپنی موت سے مرا ہوں۔ اور کتنوں نے کہا یہ جو چھپ کر نہاتے ہیں ان کے بدن میں کچھ عیب ہے۔ بدن کی سفیدی یا خصیہ پھولا۔ ایک روز حضرت موسیٰؑ اکیلے نہانے لگے۔ کپڑے ایک پتھر پر رکھے وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگا حضرت موسیٰؑ عصا لے کر اس کے پیچھے دوڑے۔ جہاں سب لوگ دیکھتے تھے، کھڑا ہوگیا۔ سب نے ننگے دیکھ لیا بے عیب پھر اس پتھر کو کئی عصا مارے۔ اس میں نقش پڑ گیا۔ ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ف۱ مترجم گوید یعنی موسیٰؑ وقتِ غسل ستر میکرد۔ جہال بنی اسرائیل گفتند اُدرۃ است۔ روزی بحسبِ اتفاق بر کنارۂ آب غسل میکرد و جامہائے خود بر سنگ نہادہ بود۔ بفرمان خدائے تعالیٰ آں سنگ رواں شد و موسیٰؑ عقب سنگ دوید تا آنکہ جماعۂ از بنی اسرائیل عریاں دیدند و گفتند اُدرۃ ندارد و اُدرۃ انتفاخِ خصیہ را گویند۔ واللہ اعلم۔
ف۲ یعنی استعداد تکلیف را باوامر ونواہی۔ ۱۲

وقت مراد ہے ملعونین یہ لایجاورونک کے فاعل سے حال ہے یعنی جو تھوڑا سا وقت وہ مدینہ کے قریب رہیں گے خدا کی رحمت اور آپ کے حسنِ سلوک سے مطرود ہی رہیں گے
اور جب جلاوطن کردیئے جائیں گے اس کے بعد بھی ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ جہاں ملیں گے انہیں قید و قتل کرنے کی اجازت ہوگی۔ ای فی ذلك الوقت الذی یجاورونك
فیه یکونون ملعونین مطرودین من باب اللہ وبابك واذا خرجوا لاینفکون عن المذلة ولایجدون ملجأ بل انما یکونون یطلبون ویؤخذون
ویقتلون (کبیر ج ۶ ص ۷۹۹) ۶۴ سنة اللہ الخ شرپسند اور فساد انگیز عناصر اور باغیوں کے بارے میں گذشتہ شریعتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی دستور تھا اور اب بھی

وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا
اور پہاڑوں کو پھر کسی نے قبول نہ کیا ف کہ اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھا لیا اسکو
الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ
انسان نے یہ ہے بڑا بے ترس نادان ف تا کہ عذاب کرے اللہ ف
الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ یَتُوْبَ
منافق مردوں کو اور عورتوں کو اور شرک والے مردوں کو اور عورتوں کو اور معاف کرے
اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
اللہ ایماندار مردوں کو اور عورتوں کو اور ہے اللہ بخشنے والا
ع
رَّحِیْمًا ﴿۷۳﴾
مہربان

۹ ع ۵ ۶

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ اَرْبَعٌ وَّ خَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّ سِتُّ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ سبا ف مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چون آیتیں ہیں اور چھ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ
سب خوبی اللہ کی ہے ف جس کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں اور
لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۱﴾ یَعْلَمُ مَا
اسی کی تعریف ہے ف آخرت میں اور وہی ہے حکمتوں والا سب کچھ جاننے والا ف جانتا ہے جو کچھ کہ
یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ
اندر گھستا ہے ف زمین کے اور جو کچھ کہ نکلتا ہے اس سے اور جو اترتا ہے آسمان سے اور
مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ
جو چڑھتا ہے اس میں اور وہی ہے رحم والا بخشنے والا ف اور کہنے لگے

یہی دستور ہے۔ اب کوئی نیا طریق کار نافذ نہیں کیا جائے گا۔
۶۵ یسئلك الناس الخ یہ تخویفِ اخروی ہے مشرکین ازراہِ طنز و استہزاء سوال کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی۔ فرمایا جواب میں کہہ دو آئے گی ضرور لیکن اس کے آنے کا معین وقت صرف اللہ ہی کو معلوم ہے۔ اس کے سوا کسی کو اس کا علم نہیں تمہیں کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو۔ ۶۶ ان اللہ الخ قیامت جب بھی آئے، آئے گی ضرور۔ اس دن کفار و مشرکین کا حشر یہ ہوگا کہ وہ خدا کی رحمت سے محروم ہونگے اور بھڑکتی آگ میں ڈالے جائیں گے۔ اور اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا جو انہیں اللہ کے عذاب سے بچالے یوم تقلب الخ قیامت کے دن جب ان کے چہروں کو آگ پر الٹ پلٹ کیا جائے گا تو وہ حسرت و ندامت سے کہیں گے۔ کاش! ہم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر بطورِ معذرت کہیں گے ربنا انا اطعنا الخ اے ہمارے پروردگار! ہم اس معاملے میں بے قصور ہیں۔ ہم دنیا میں علماءِ دین اور پیشوایانِ مذہب ہی کی اطاعت اور پیروی کرتے رہے مگر ان ظالموں نے ہمیں ہدایت اور توحید کی راہ دکھانے کے بجائے توحید سے گمراہ کر دیا اور شرک و کفر کی راہ پر لگا دیا۔ سادۃ اور کبراء سے علماءِ سوء اور پیشوایانِ دین مراد ہیں جو کفر و شرک کی تبلیغ کرتے تھے۔ والمراد بهم العلماء الذین لقنوهم الکفر و زینوه لهم وعن قتادة رؤساؤهم فی الشر والشرك (روح ج ۲۲ ص ۹۳) والاظهر العموم فی القادة والرؤساء فی الشرك والضلالة ای اطعناهم فی معصیتك وما دعونا الیه فاضلونا السبیلا ای عن السبیل وهو التوحید (قرطبی ج ۱۴ ص ۲۴۹) ربنا اٰتهم الخ یہ بھی ماقبل ہی سے متعلق ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یہ ظالم خود بھی گمراہ تھے اور انہوں نے ہمیں بھی گمراہ کر دیا۔ اسلئے

موضح قرآن ف یعنی اپنی جان پر ترس نہ کھایا امانت کیا پرائی چیز رکھنی اپنی خواہش کو روک کر زمین و آسمان میں اپنی خواہش کچھ نہیں یا ہے تو وہی ہے جس پر قائم ہیں۔ آسمان کی خواہش پھرنا زمین کی خواہش ٹھہرنا انسان میں خواہش اور ہے اور حکم خلاف اس کے۔ اس پرائی چیز کو برخلاف اپنے جی کے تھامنا بڑا زور چاہتا ہے۔ اس کا انجام یہ کہ منکروں کو قصور پر پکڑنا اور ماننے والوں کا قصور معاف کرنا۔ اب بھی یہی حکم ہے کسی کی امانت کوئی جان کر ضائع کرے تو بدلا ہے اور بے اختیار ضائع ہو تو بدلا نہیں ۱۲ منہ ف۲ دنیا میں ظاہر اور کسی کی بھی تعریف ہوتی ہے کہ وہ پردہ ہے اللہ کے فعل کا۔ آخرت میں پردہ نہیں جو ہے سو اسی کی طرف سے۔ ۱۲ منہ ف۳ زمین میں بیٹھتے ہیں جانور کیڑے اور مینھ نکلتا ہے۔ سبزہ کھیتی آسمان سے اترتا ہے مینھ قرآن تقدیر چڑھتا ہے عمل اور دعا اور روح مردے کی۔ اور سب بستی اس کی رحمت سے ہے۔

فتح الرحمٰن : ف۱ یعنی بالفعل عدالت و علم ندارد و قابلیت آنہا دارد۔

انہیں دگنا عذاب دے۔ اور اپنی رحمت سے انہیں کوسوں دور فرمائے ۲۶ے یَآیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوْا الخ یہ مومنوں سے نواں خطاب ہے۔ مومنوں کو تلقین فرمائی کہ خبردار رہو۔
منافقین اور فجار کی غلط افواہوں اور جھوٹی رپورٹوں سے متاثر ہو کر کہیں وہ کچھ نہ کر بیٹھنا جو موسیٰ علیہ السلام کے وقت کے لوگوں نے کیا تھا اور انہیں سخت ایذا پہنچائی تھی۔ ان
لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جھوٹی تہمت لگا کر انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کی برات اور پاکدامنی کا اظہار فرمادیا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام خدا کے
یہاں بلند قدر و منزلت کے مالک تھے۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں قارون اور اس کے ہمنواؤں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر زنا کی جھوٹی تہمت لگا کر انہیں ایذاء
دی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو وعظ فرمایا کہ زنا سے بچو۔ جو شخص زنا کریگا۔ اسے قتل کیا جائے گا۔ قارون نے کہا اگرچہ تو ہو؟ فرمایا یہ حکم سب کے لئے یکساں ہے۔ قارون
نے ایک فاحشہ عورت کو کثیر دولت کا لالچ دے کر تیار کیا۔ تاکہ وہ برسر عام اقرار کرے کہ (عیاذاً باللہ) موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ساتھ برا کیا ہے۔ چنانچہ قارون نے مجمعِ عام
میں کہا۔ فلاں عورت کہتی ہے کہ تم نے اس کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس عورت کو خدا کی قسم دلا کر پوچھا سچ سچ بتاؤ۔ تو اس عورت نے اقرار کیا کہ قارون
نے مجھے دولت کا لالچ دے کر اکسایا ہے کہ میں آپ پر جھوٹا بہتان باندھوں۔ اس طرح تمام لوگوں کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برات ظاہر ہوگئی۔ اور قارون کا منصوبہ
خاک میں مل گیا وقال بعضهم قارون قدر مع امرأة فاحشة حتى تقول عند بنى اسراءيل ان موسى زنى بى فلما جمع قارون القوم والمرأة
حاضرة القى الله فى قلبها انها صدقت ولم تقل ما لقنت (کبیر ج ۶ ص۸۰۸) قال ابو العالية هو ان قارون استاجر مومسة اى زانية لتقذف
موسى بنفسها على رأس الملأ فعصمها الله تعالى وبرأ موسى من ذلك وكان ذلك سبب الخسف بقارون ومن معه (السراج المنیر ج ۳ ص۲۵۸)
وهم قارون وقومه اذ رموه بالزنا بامرأة مومسة استاجروها لتقذفه بنفسها (فبرأه الله مما قالوا) باقرارها انهم استاجروها
لهذا القذف فخسف الله بهم الارض (مهائمی ج ۲ ص۱۶۵) ۶۸ے یَآیُّهَا الذین اٰمنوا الخ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو۔ غلط بیانی اور اتہام تراشی
سے دور رہو۔ اور ہمیشہ صدق اور راست گوئی کو اپنا شعار بناؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو قبول فرمائے گا اور ان کا اجر عطا کرے گا۔ یصلح لکم اعمالکم بالقبول
والاثابة عليها على ما روى عن ابن عباس ومقاتل (روح ج ۲۲ ص۹۵) اور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا۔ دارین میں سب سے بڑی کامیابی اسے نصیب ہوگی
جو اللہ اور اس کے رسول کا مطیع و فرمانبردار ہوگا۔ ۶۹ے انا عرضنا الخ یہ منافقین و مشرکین پر زجر اور ان کے لئے تخویفِ اخروی ہے۔ ہم نے زمین و آسمان پر ان کے
مناسبِ حال جو احکام مقرر کئے انہوں نے ان کو بخوشی قبول کر لیا اور ان کی تعمیل کی۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ فقال لها وللارض ائتيا طوعا او كرها۔ قالتا اتينا
طائعين (حٰم السجدة ع ۱) لیکن کافر و مشرک اور منافق انسان نے امانت میں خیانت کی اور احکامِ خداوندی کو پسِ پشت ڈال دیا۔ امانت سے مراد کے بارے میں
مختلف اقوال ہیں۔ سب سے بہتر اور جامع قول یہ ہے کہ اس سے تمام احکامِ الٰہی اور تکالیفِ شرعیہ مراد ہیں قال ابن عباس یعنى بالامانة الطاعة (ابن کثیر ج ۳ ص۵۲۲)
قال مجاهد الامانة الفرائض وحدود الدين وقال ابو العالية ما امروا به ونهوا عنه (معالم ج ۵ ص۲۲۹) والامانة تعم جميع وظائف
الدين على الصحيح من الاقوال وهو قول الجمهور (قرطبی ج ۱۴ ص۲۵۳) لیکن غیر ذوی العقول کے لئے امانت سے تکوینی فرائض مراد ہونے چاہئیں۔ ۷۰ے
فابين الخ ابین کی ضمیر جمع مونث سمٰوٰت، ارض اور جبال کی طرف راجع ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں ان یحملن، حمل سے ہے۔ جس کے معنی یہاں خیانت کے
ہیں۔ قوله تعالى فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان اى يخنها وخانها الانسان ونص الازهرى عرفنا تعالى انها لم تحملها
اى ادتها وكل من خان الامانة فقد حملها (تاج العروس ج ۷ ص۲۸۵) وحمل الامانة ومحتمل لها يريد انه لا يؤديها الى صاحبها الخ (بحر ج ۶ ص۲۵۴)
يريد بالامانة الطاعة لله وبحمل الامانة الخيانة يقال فلان حامل للامانة ومحتمل لها اى لا يؤديها الى صاحبها حتى تزول عن ذمته الخ
(مدارک) اور الانسان سے کافر و منافق انسان مراد ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ہم نے ساری مخلوق پر بارِ امانت پیش کیا۔ زمین و آسمان و پہاڑوں نے اس امانت کو اٹھاتے
ہوئے عہد کیا کہ وہ اس امانت کا حق ادا کرینگے۔ اور اس میں ہرگز خیانت نہیں کرینگے۔ اور مفوضہ فرائض احسن طریق سے انجام دیں گے۔ واشفقن منها یعنی امانت
میں خیانت کرنے سے ڈر گئے (اسی طرح مومنین نے بھی امانت کو اٹھالیا اور اسے پورا کرنے کا عہد کیا) لیکن کافر و منافق انسان نے اس امانت میں خیانت کی۔ اور اللہ
کی اطاعت کا حق ادا نہ کیا۔ اور اس خیانت کی وجہ سے اس نے اپنے اوپر بہت بڑا ظلم کیا اور جہالت و نادانی سے اس میں خیانت کی (وحملها الانسان) اى خان
فيها وابى ان يؤديها (انه كان ظلوما) لكونه تاركا لاداء الامانة (جهولا) لاخطائه ما يسعده مع تمكنه منه وهو اداءها قال
الزجاج الكافر والمنافق حملا الامانة اى خانا ولم يطيعا ومن اطاع من الانبياء والمؤمنين فلا يقال كان ظلوما جهولا (مدارک) حضرت
شیخ کے نزدیک حمل بمعنی خیانت راجح ہے۔ اگرچہ اکثر مفسرین نے حمل کو اٹھانے کے معنی پر محمول کیا ہے۔ ۷۱ے لیعذب الخ لام برائے عاقبت ہے۔ منافق و
مشرک انسان کے امانت میں خیانت کرنے اور مومنوں کے حق امانت ادا کرنے کا انجام یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ منافق اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب میں مبتلا کرے
گا۔ اور ایمان والے مردوں اور عورتوں کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اور ان کے اعمال کا ان کو اجر و ثواب عطا کرے گا۔ کیونکہ وہ غفور رحیم ہے۔ اور اس کی بخشش و رحمت کا
تقاضا یہی ہے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سورۂ احزاب میں آیاتِ توحید اور اسکی خصوصیات

۱ ۔ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ط (ع ۱) آپ کافروں اور منافقوں کی بات ہرگز نہ مانیں ۔ اور ان کے مزعومہ معبودوں سے شفاعتِ قہری کی نفی کرتے رہیں ۔

۲ ۔ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ ـــــــ تا ـــــــ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ط (ع ۱) جن بیویوں سے تم نے ظہار کیا ہے، وہ تمہاری مائیں نہیں بن سکتیں ۔ اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹے حقیقی بیٹے بن سکتے ہیں ۔ اسی طرح زبانی دعوی سے تمہارے مزعومہ معبود شفیع غالب نہیں بن سکتے ۔

۳ ۔ اس سورت میں متبنے کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح کو حرام سمجھنے کی جاہلانہ رسم کو موتوف کیا گیا ہے ۔